REGD. No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ ۔ الفضل لاہور

روزنامہ الفضل لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ”
سہ ماہی ۷ ”
ماہوار ۲½ ”

یوم پنجشنبہ

جلد ۴۲ ۔ ۱۸ جمادی الاول سنہ ۱۳۷۲ھ

جلد ۴۲ ۔ ۵ تبلیغ ۱۳۳۲ ہش ۔ ۵ فروری سنہ ۱۹۵۳ء ۔ نمبر ۳۰

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲ فروری (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے پاؤں میں ابھی درد ہے ۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں ٭

لاہور ۴ فروری محترمہ بیگم صاحبہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کی صحت بدستور پہلے جیسی ہی ہے کوئی فرق نہیں پڑا کمزوری بے حد ہو گئی ہے ۔ احباب محترمہ بیگم صاحبہ کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے بالالتزام دعا فرماتے رہیں ٭

جنیوا میں کشمیر سے فوجیں ہٹانے کے متعلق مذاکرات شروع ہو گئے

اگر ریاست میں جلد رائے شماری نہ کرائی گئی تو انتہائی نازک صورت حال پیدا ہو جائیگی

اقوام متحدہ کو لندن ٹائمز کا انتباہ

جنیوا ۔ ۴ فروری ۔ آج صبح جنیوا میں کشمیر سے فوجیں ہٹانے کے متعلق بات چیت شروع ہوئی ۔ بات چیت میں پاکستان کی طرف سے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان ہندوستان کی طرف سے گورنر بمبئی سر گرجا شنکر باجپائی اور اقوام متحدہ کی طرف سے ڈاکٹر گراہم حصہ لے رہے ہیں ۔ ـــ لندن کے مشہور روزنامہ ٹائمز نے آج اپنے اداریٔ مقالہ میں اقوام متحدہ کو خبردار کیا ہے ۔ کہ اگر کشمیر میں رائے شماری کرانے کے لئے جلد کارروائی نہ کی گئی ۔ تو وہاں انتہائی نازک صورت حال پیدا ہو جائے گی ۔ مقالہ میں کہا گیا ہے ۔ کہ شیخ عبداللہ کی حکومت کے خلاف صوبہ جموں میں زبردست تحریک شروع ہو چکی ہے ۔ اور ریاست کشمیر میں بھی جہاں ہندوستان کا اثر زیادہ ہے بے چینی پائی جاتی ہے ٭

واشنگٹن ۔ ۴ فروری واشنگٹن سے رائٹر نے خبر دی ہے کہ امریکہ نے گیہوں درآمد کئے جانے والے ملکوں سے صاف صاف کہہ دیا ہے کہ وہ گیہوں کی قیمت میں مزید اضافہ چاہتا ہے ۔ اور اسکے لئے ایک نیا بین الاقوامی معاہدہ کیا جائیگا ٭

آئندہ فصل سے پنجاب بھر میں اناج کی قیمتوں پر کنٹرول کیا جائیگا

پریس کانفرنس میں گورنر پنجاب عزت مآب اسمٰعیل ابراہیم چندریگر کا اعلان

لاہور ۴ فروری ۔ حکومت پنجاب نئے سال میں اناج کے نرخ مقرر کرنے کا منصوبہ تیار کر رہی ہے ۔ اس کے تحت آئندہ فصل سے تمام صوبے میں غلہ کی قیمتوں پر کنٹرول کیا جائے گا ۔ اس امر کا انکشاف پنجاب کے گورنر عزت مآب اسمٰعیل ابراہیم چندریگر نے آج صبح ایک پریس کانفرنس میں کیا ۔ آپ نے بتایا کہ ابتدائی اندازہ کے مطابق اس سال سالانہ اوسط کی نسبت صرف ۸۱ فیصدی فصل ہو گی ۔ لیکن حالات پر قابو پانے کے لئے ضروری انتظامات کئے جا رہے ہیں ۔ چنانچہ توقع ہے کہ صوبے کی اپنی پیداوار اور درآمد شدہ غلہ سے نئے سال کی تمام ضروریات بآسانی پوری ہو جائیں گی ۔ آپ نے یقین دلایا کہ گندم کی فراہمی اور سستے اناج کی دوکانوں کا طریقہ اس وقت تک برابر جاری رہے گا ۔ جب تک کہ اناج کی قلت پوری طرح ختم نہ ہو جائے ۔ آپ نے بعض بیرونی ملکوں میں عمدہ فصل کے امکانات پر روشنی ڈالنے کے بعد اس توقع کا بھی اظہار کیا کہ اس مرتبہ باہر سے اناج منگوانے میں اور زیادہ آسانی رہے گی ۔ اور ہم اپنی ضرورت کے مطابق کافی ذخیرے فراہم کر سکیں گے ٭

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

آئندہ فارموسا سے امریکی بحری بیڑہ نہیں ہٹایا جائیگا

امریکی محکمہ دفاع کی طرف سے صدر آئزن ہاور کے اعلان کی وضاحت

واشنگٹن ۴ فروری ۔ امریکی محکمہ دفاع کے بعض ذمہ دار افسران نے کہا ہے کہ جنرل آئزن ہاور نے آبنائے فارموسا میں متعین ساتویں امریکی بحری بیڑے کے متعلق جو اعلان کیا ہے ۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ آبنائے فارموسا سے بحری بیڑہ واپس بلا لیا جائے گا ۔ بیڑہ بدستور چین کے سمندروں میں مقیم رہے گا ۔ ان افسروں نے کہا کہ صدر آئزن ہاور کے مذکورہ بالا فیصلہ کا مقصد یہ ہے کہ کمیونسٹ چین کو فارموسا پر حملہ کرنے سے روکا جائے لیکن اگر کومنتانگ فوجیں سرزمین چین پر حملہ کر دیں ۔ تو اس صورت میں امریکی بحری بیڑہ ان کی مدد کرے گا

ادھر آج پیکنگ ریڈیو سے پہلی بار صدر آئزن ہاور کے فیصلہ پر تبصرہ کیا گیا ہے ۔ ریڈیو نے کہا ہے کہ اس قسم کے اقدام سے کوریا کی جنگ وسیع علاقے میں پھیل جائے گی ۔ مشرق وسطیٰ اور ساری دنیا کے امن کے لئے زبردست خطرات پیدا ہو جائیں گے ۔ ریڈیو نے یہ بھی کہا ہے کہ آئزن ہاور کا یہ فیصلہ اقوام متحدہ کے منشور کے صریح خلاف ہے اقوام متحدہ کے منشور میں لکھا ہوا ہے ۔ کہ اقوام متحدہ کے ممبر ملکوں کو کسی دوسرے علاقہ پر حملہ کرنے سے باز رہنا چاہیئے ۔ ریڈیو نے یہ بھی جتلا دیا ہے کہ سرزمین چین پر اترنے کی جو بھی کوشش کی جائے گی ۔ اسکو بری طرح ناکام بنا دیا جائے گا ۔ یونائیٹڈ پریس آف امریکہ نے واشنگٹن سے خبر دی ہے کہ جن سولہ ملکوں کی فوجیں کوریا میں لڑ رہی ہیں ان کے سفارتی نمائندوں نے امریکہ سے کہا ہے ۔ کہ فارموسا سے امریکی بیڑے کے متعلق احکامات کے بعد اگر چین کے ساحل کی ناکہ بندی کا بھی حکم دیدیا گیا ۔ تو اس اقدام سے ان ملکوں کو تشویش لاحق ہو گی ۔ لیکن امریکہ نے انکو یقین دلایا ہے کہ وہ ایسا کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا ٭

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محامد خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم

”محمد کے یہ معنے ہیں کہ نہایت تعریف کیا گیا ۔ اور نہایت درجہ کی تعریف تبھی متصور ہو سکتی ہے کہ جب انبیاء کے تمام کمالات متفرقہ اور صفات خاصہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میں جمع ہوں ۔ چنانچہ قرآن کریم کی بہت سی آیتیں جن کا اس وقت لکھنا موجب طوالت ہے اسی پر دلالت کرتی بلکہ بصراحت بتلاتی ہیں ۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک باعتبار اپنی صفات اور کمالات کے مجموعہ نبیاء تھی ۔ اور ہر ایک نبی نے اپنے وجود کے ساتھ مناسبت پا کر یہی خیال کیا ۔ کہ میرے نام پر وہ آنے والا ہے ۔“

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۴۳)

اردن کی برطانیہ سے امداد کی درخواست

عمان ۴ فروری ۔ اردن کی سرحد پر یہودیوں کے حملوں کے خلاف کارروائی کرنے کے لئے اردن نے برطانوی حکومت کو ایک مراسلہ میں وہ معاہدہ یاد دلایا ہے جو شرق اردن اور برطانیہ کے مابین ہوا تھا ۔ اس معاہدہ کے تحت ان میں سے اگر کسی ایک پر بیرونی حملہ ہو یا بیرونی حملہ کا اندیشہ ہو ۔ تو دوسرا ملک اس کی مدد کریگا ۔ حکومت اردن نے آج یہ مراسلہ عمان میں برطانوی قائم مقام سفیر کے حوالے کر دیا ۔ اس مراسلہ میں اس بات کی شکایت کی گئی ہے ۔ کہ یہودی مملکت اسرائیل اردن کی سرحد پر بار بار حملے کر رہی ہے ٭

ڈاکٹر محمود حسین نے وزارت تعلیم کا چارج لے لیا

کراچی ۴ فروری ۔ وزیر امور کشمیر ڈاکٹر محمود حسین نے آج وزارت تعلیم کا چارج بھی لے لیا ۔ وزارت امور کشمیر کا قلمدان بھی بدستور انہیں کے پاس رہے گا ۔ اب تعلیم اور تجارت کی دو الگ الگ وزارتیں ہو گئی ہیں ۔

ہالینڈ میں ایک اور زبردست طوفان آنیوالا ہے

ہیگ ۴ فروری ۔ ہالینڈ میں سیلابی علاقے میں رہنے والوں کو خبردار کیا گیا ہے ۔ کہ وہ اپنے مکانات فوراً چھوڑ دیں ۔ کیونکہ ایک زبردست طوفان آنے والا ہے ۔ ہیگ سے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے ۔ کہ طوفان سے مرنے والوں کی اب تک ایک ہزار دو سو تئیس لاشیں برآمد ہو چکی ہیں ٭

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۱۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا ٭

ایڈیٹر ۔ روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ۔ ایل ۔ بی

تحریک جدید کے کارکن چندے کی سو فیصدی وصولی کی کوشش کریں

"میں تحریک جدید کے کارکنوں کو بھی اس بات کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے اندر ایمان پیدا کریں۔ افسوس ہے کہ کارکن کام کو اس طرح نہیں کرتے کہ چندے سو فیصدی جمع ہوں مثلاً دَورِ دوم کا ہمیشہ ہی یہ حال رہا ہے کہ وہ کبھی سو فیصدی پورا نہیں ہوا۔ میں یہ نہیں سمجھتا کہ اس دور میں حصہ لینے والے اخلاص میں کم ہیں۔ لیکن میں یہ ضرور کہوں گا کہ کارکن کام میں سست ہیں۔ اس لئے اس دور کا چندہ پورے طور پر وصول نہیں ہوتا"

(سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

نفع مند کام پر روپیہ لگانے کا عمدہ موقعہ

جو دوست نظارت ہذا کی معرفت اپنے روپیہ کو نفع مند کام پر لگانا چاہتے ہوں۔ ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ایک معزز۔ صاحب جائداد۔ اور قابل اعتماد دوست کو چند ہزار روپوں کی ضرورت ہے جس کے بدلہ میں وہ مطلوبہ رقم سے کافی زیادہ مالیت کی اراضی واقعہ سندھ رہن کر دیں گے۔ اور مرتہن دوست کو اس زمین کے ٹھیکہ کے طور پر انشاء اللہ اسی قدر نفع مل سکے گا۔ جو انجمن کے پاس روپیہ لگانے سے ملتا ہے۔ اور زمین کی وجہ سے صورت بھی انشاء اللہ محفوظ ہو گی۔

پس جو احباب اس سلسلہ میں اپنا روپیہ کاروبار پر لگانا چاہتے ہیں۔ وہ نظارت بیت المال صدر انجمن احمدیہ ربوہ سے خط و کتابت کریں۔ (ناظر بیت المال سلسلہ عالیہ احمدیہ)

یومیہ

یومیہ (ڈائری) ۱۹۵۵ء مفید اضافہ کے ساتھ عمدہ کاغذ پر خوبصورت چھپوایا گیا ہے۔

اس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت سے وصال تک کے ضروری واقعات (سن وار) جملہ جماعتہائے احمدیہ پاکستان و بیرون پاکستان واحمدیہ دار التبلیغ کے پتہ جات۔ تبلیغ کے متعلق ضروری ہدایات قرآنی دعائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض الہامات و تعلیم اور حضور کے اشعار در مدح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم۔ مفید اور سہل الحصول نسخہ جات۔ شرح کرایہ ریل از ربوہ تا مختلف اسٹیشن۔ مختصر ریلوے ٹائم ٹیبل۔ شرح محصول ڈاک و تار ہر قسم۔ محصول ایئر میل مختلف ممالک۔ فہرست تعطیلات۔ یومیہ حساب تنخواہ، کرایہ مکان وغیرہ درج ہیں۔

بہت تھوڑی جلدیں باقی ہیں۔ جن عہدیداران یا احباب جماعت نے ابھی تک کوئی جلد نہیں منگوائی۔ دفتر نشر و اشاعت ربوہ سے منگوا کر فائدہ حاصل کریں۔

قیمت فی نسخہ دو روپے علاوہ محصول ڈاک۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ)

ڈائریکٹری تاجر صاحبان

احمدی تاجروں کی ایک ڈائریکٹری تیار کرنے کی تجویز پیش ہے۔ اس لئے ہر ایک دوست سے (خصوصاً تاجر صاحبان سے) درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے علاقہ کے احمدی تاجروں کے نام اور پتہ اور کاروبار کی نوعیت سے مجھے جلد سے جلد اطلاع دے۔ تجارت خواہ کسی قسم کی ہو اور خواہ کسی جگہ ہو۔

مشرقی پاکستان اور غیر ممالک کے دوست بھی توجہ فرما دیں (ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ)

امراء اضلاع کی توجہ کے لئے

امراء اضلاع کی خدمت میں جملہ جماعتہائے احمدیہ (جو ان کی زیر نگرانی ہیں) کی فہرست معہ اسماء صدران جماعت بھیجی گئی تھی کہ اس پر نظر ثانی فرما دیں اور ہر جماعت کے بالمقابل ان کے سیکرٹری تبلیغ کا کام و مکمل پتہ درج کر کے فہرست دو ہفتہ تک نظارت ہذا میں بھجوا دیں۔

امراء اضلاع مہربانی کر کے مطلوبہ فہرست مکمل کر کے جلد از جلد واپس ارسال فرما دیں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ)

خدام الاحمدیہ ــــــ تحریک جدید دفتر دوم

علم انعامی خدام الاحمدیہ دئے جانے کے وقت اس امر کو بھی دیکھا جاتا ہے کہ کیا مجلس متعلقہ کے تمام خدام تحریک جدید دفتر دوم میں شامل ہیں یا نہیں۔ اور پھر یہ بھی مد نظر رکھا جاتا ہے کہ تحریک جدید کے چندہ کی ادائیگی کا کیا حال ہے۔

مجالس خدام الاحمدیہ ابھی سے نوٹ کر لیں۔ اور اس وقت پوری کوشش سے ہر خادم کو تحریک جدید دفتر دوم میں شامل کریں۔ کیونکہ یہ وعدوں کے حصول کا وقت ہے۔ اس وقت کا کام کیا ہوا۔ دسمبر میں اپنا نتیجہ ظاہر کرے گا۔ پس ابھی سے وعدوں کی وصولی کی طرف فوری توجہ دیں۔ اور اس کی اطلاع وکیل المال تحریک جدید کو بھجوائیں۔

(نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

زنانہ انڈسٹریل سکول

صنعت و حرفت کے میدان میں روز افزوں ترقی یقیناً قوم و ملک کے مستقبل کو شاندار بنانے کا ذریعہ ہو گی گھریلو بنیادوں پر کئی ایک مفید صنعتیں ملک کے مختلف حصوں میں ہر دلعزیز بن رہی ہیں۔ اور توقع ہے کہ انڈسٹریل سکول اپنی نوعیت اور ضرورت وقت کے لحاظ سے زیادہ سے زیادہ نفع رساں ثابت ہوتے جائیں گے۔ خصوصاً زنانہ انڈسٹریل سکول جبکہ مستورات کو گھریلو دستکاریوں کے ساتھ طبعی مناسبت ہے۔ زنانہ دلچسپی کے مضامین سلائی و کٹائی۔ کشیدہ کاری۔ فٹنگ (بننا) لیس کا کام۔ ہوزری (موزہ وغیرہ بننا) سلمہ و طلا کا کام لڑکیوں میں ایسی قابلیت پیدا کرنے کا ذریعہ ہیں۔ جو خانگی زندگی کو چار چاند لگا دیتی ہے۔ اور خوشحالی اور فارغ البالی کا موجب بنتی ہے۔

نئے سال میں لڑکیوں کو زنانہ انڈسٹریل سکولوں کی تعلیم سے مستفیض ہونے کی طرف بہتر توجہ مبذول کرنی چاہئے۔

(ناظر تعلیم و تربیت)

اعلان برائے چندہ دفتر لجنہ اماء اللہ!!

الحمد للہ کہ لجنہ اماء اللہ کا دفتر مکمل ہو چکا ہے۔ لیکن ابھی تک اس پر دس ہزار قرضہ باقی ہے۔ بہنوں کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اس کے چندہ میں حصہ لیں اور جلد از جلد اس قرضہ سے سبکدوش ہوں۔ بعض مقامات ایسے ہیں جہاں لجنات قائم نہیں وہاں کی بہنیں یہ چندہ براہ راست بھی بھجوا سکتی ہیں۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ ربوہ)

تعصّب

گو مذہب سے مجھ کو لگاؤ نہیں ہے ۔۔۔ مگر ہوں تو میں بھی تعصب کا پکا
نہ مانوں گا ہرگز میں مہدی کو پھر بھی ۔۔۔ خدا بھی جو کہدے کہ مہدی ہے سچا

ظالم پیٹ کی خاطر

غمِ قوم کھا کر جو آنسو بہیں رو دیا ۔۔۔ تو کتنے ہی ہاتھوں نے زیور بڑھائے
چلو پھر غم قوم نے چھٹی دے دی
چلو پھر مقدر مرے مسکرائے (حمید قریشی)

درخواستہائے دعا

(۱) برادرم نصیر احمد صاحب بھٹی ابن قاضی بشیر احمد صاحب بھٹی راولپنڈی میں ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ ابھی تک مرض کی تشخیص نہیں ہو سکی۔ حالت تشویشناک ہے۔ احباب درد دل سے ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں

(۲) میری والدہ صاحبہ کے چہرے پر سرطان کا پھوڑا ہے ہر چند علاج کیا مگر یہ مرض انتہا کو پہنچ گیا ہے عاجزانہ درخواست ہے کہ دعاء شفاء کاملہ فرمائیں۔ ہم پانچ چھوٹے چھوٹے بھائی بہنیں ہیں۔ اللہ ہم پر اپنا فضل جاری رکھے۔

خاکسار جاوید (پوتا قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل)

روزنامہ ــــــــ الفضل ــــــــ لاہور
مورخہ ۵ رفروری ۱۹۵۳ء

پیداوار بڑھائی جاسکتی ہے

پچھلے دنوں بعض تخمینہ لگانے والے حلقوں کی طرف سے اس بات کا انکشاف کیا گیا تھا۔ کہ پنجاب کو ایک بہت بڑا فاضلہ اناج پیدا کرنے والا علاقہ سمجھنا غلطی پر مبنی ہے۔ دراصل معمولی حالات میں یہ علاقہ اپنی ضرورت سے بہت تھوڑا فاضلہ اناج پیدا کر رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض ناساعد قدرتی حالات مثلاً بارش کی قلت۔ نہروں کے پانی میں کمی کی وجہ سے یہاں پچھلے سال اتنا اناج بھی پیدا نہیں ہوسکا۔ کہ جو اپنی ضروریات کے لئے کفایت کرتا۔ اور باہر سے گندم درآمد کرنا پڑی ہے۔ اور اب عملاً یہ ایک قلت کا علاقہ بن چکا ہے۔ چنانچہ ۳ رفروری کو پنجاب کے وزیر اعلیٰ وصدر صوبہ مسلم لیگ میاں محمد ممتاز خاں دولتانہ نے منٹگمری کی سٹی اور ڈسٹرکٹ لیگ کونسل کے ارکان کو خطاب کرتے ہوئے بتایا ہے۔ کہ اس سال پندرہ کروڑ روپیہ کا گیہوں درآمد کیا گیا ہے۔ اور ممکن ہے۔ اس سے آئندہ سال اس سے بھی زیادہ رقم خرچ کرنی پڑے۔

میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ نے اپنے اس خطاب میں یہ بھی فرمایا ہے کہ

دوسرے ملکوں کے مقابلہ میں پنجاب میں اناج کی پیداوار فی ایکڑ سب سے کم شمار کی جاتی ہے چنانچہ پنجاب کے مقابلہ میں اناج کی پیداوار فی ایکڑ جاپان میں پانچ گنا اور مصر میں تین گنا ہے۔ اگر پنجاب کے کاشتکار کاشت کے پرانے دقیانوسی طریقوں کو ترک کر کے جدید طریقوں کو اختیار کریں۔ تو کوئی وجہ نہیں ہے۔ کہ پنجاب میں بھی پیداوار کی اوسط میں اضافہ ہو۔

فی الحقیقت وزیر اعلیٰ کی یہ بات نہایت وزن دار ہے۔ علاوہ اس امر کے کہ پنجاب کی بہت سی اراضی ایسی ہے جو زیر کاشت نہیں ہے۔ اور اگر زیر کاشت لائی جائے۔ جیسا کہ ڈپٹی کمشنروں کی پرسوں والی کانفرنس میں تجویز کیا گیا ہے تو اناج کی پیداوار زیادہ کی جاسکتی ہے۔ مگر فی ایکڑ پیداوار بڑھانے کے لئے بھی ہمیں پوری جدوجہد کرنی چاہیئے۔ اور جیسا کہ وزیر اعلیٰ نے کہا ہے۔ کوئی وجہ نہیں کہ ہم چند ہی سالوں میں موجودہ فی ایکڑ پیداوار کو دوگنا تگنا نہ کرسکیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنی کتاب "اسلام اور ملکیت زمین" میں اس طرف بھی آج سے دو سال پہلے توجہ دلائی تھی۔ اسی ضمن میں حکومت نے جو پروگرام تیار کیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ ہر پانچ دیہات پر مشتمل ایک سرکل بنایا جائے گا۔ اور ہر سرکل میں ایک ماڈل فارم قائم کیا جائے گا۔ جہاں کاشتکاروں کو جدید آلات کے ذریعہ کاشتکاری کی تربیت دی جائے گی۔ اور پیداوار کی اوسط میں اضافہ کرنے والے کاشتکاروں کو انعامات دیئے جائیں گے۔

ہمیں امید ہے کہ ٹیوب ویلوں کی سکیم سے مل کر یہ سکیم اگر کما حقہ توجہ سے چلائی جائے۔ تو بہت جلد کامیابی ہوسکتی ہے۔ اور ہم اپنا روپیہ جو جیسا کہ وزیر اعلیٰ نے کہا ہے۔ اناج درآمد کرنے پر صرف کر رہے ہیں۔ بچایا جا سکتا ہے۔

جہاں تک سکیموں کا تعلق ہے۔ سکیمیں بذات خود اچھی ہیں۔ اصل کام یہ ہے۔ کہ ان سکیموں کو پوری توجہ اور محنت سے جامۂ عمل پہنایا جائے۔ خوراک کا معاملہ اب اتنی اہمیت اختیار کر چکا ہے۔ کہ اب ذرا سا تساہل بھی گوارا نہیں کیا جا سکتا۔

مخبر صادق کی پیشگوئیاں

مجلس احرار اسلام کا ترجمان آزاد اپنی اشاعت ۲ رفروری ۱۹۵۳ء میں "پس منظر" کے کالم میں مغربی یورپ میں جو طوفان آیا ہے، اس کی قہرمانی کا احوال بیان کرتے ہوئے "زلزلے اور طوفان" کے زیر عنوان لکھتا ہے:۔

"زلزلے اور طوفان خداوند قدوس کی طرف سے انتباہ کی صورت میں آتے ہیں۔ تاکہ انسان بداعمالیوں کو چھوڑ کر ہدایت اختیار کریں۔ انسانیت آج ناپید ہے۔ کفر و عصیان کا دور دورہ ہے۔ برائی عام ہوچکی ہے۔ اور نیکی روپوش۔ حدیث شریف میں آیا ہے:۔

"حضرت خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا میں جب زنا عام ہوجائے۔ اور لوگ خدا کو چھوڑ کر من مانی کارروائیاں کرنے لگیں۔ گناہ زندگی کا ایک جزو بن جائے۔ اور اسے عبادت سمجھ کر کیا جانے لگے۔ لوگ عیش و عشرت میں منہمک ہو جائیں۔ ماں باپ کی نافرمانی شروع ہوجائے۔ کمینے قسم کے لوگ انسانوں کے حکمران بن جائیں۔ تو سمجھو کہ قیامت قریب آگئی"۔

ان حالات میں لوگوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے اعمال کو درست کر کے ان اصول و ضوابط کی پیروی کریں۔ جو خداوند عالم نے ان کے لئے مقرر کئے ہیں۔"

آزاد نے جو کچھ اس بارے میں کہا ہے۔ ہم اس کی پوری پوری تائید کرتے ہیں۔ مگر ہمیں امید ہے۔ کہ آزاد کے مدیر محترم یا جنہوں نے بھی یہ لکھا ہے۔ یہ بھی اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موجودہ زمانے کے متعلق اور بھی بہت سی پیشگوئیاں فرمائی ہیں۔ جو انذاری بھی ہیں اور تبشیری بھی۔ چنانچہ انذاری پیشگوئیوں میں سے ایک یہ بھی مشہور پیشگوئی ہے کہ

"اس زمانے کے علماء آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے۔ فتنے انہیں سے اٹھیں گے اور انہیں کی طرف لوٹیں گے۔ قرآن کی صرف رسم اور اسلام کا صرف نام رہ جائیگا وغیرہا"

پھر جیسا کہ ہم نے عرض کیا ہے۔ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے اس زمانے کے متعلق صرف انذاری پیشگوئیاں نہیں فرمائیں۔ بلکہ تبشیری پیشگوئیاں بھی فرمائی ہیں۔ اور فرمایا ہے۔ کہ جب دنیا کی یہ حالت ہو جائے گی۔ تو نبی اللہ حضرت ابن مریم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ مبعوث فرمائیگا۔ جو دنیا کو پھر اسلام کی طرف لائیں گے۔

سوال یہ ہے کہ جب حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی انذاری پیشگوئیاں اس زور شور سے پوری ہو رہی ہیں۔ تو آیا وہ نقطہ ابھی پہنچا ہے کہ نہیں جب اللہ تعالےٰ کی رحمت جوش میں آئے۔ اور وہ اپنے تبشیری وعدوں کو بھی پورا کرے۔

آپ اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ جب تک دونوں انذاری اور تبشیری پیشگوئیاں پوری نہ ہوں گی۔ اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی۔ اگر جیسا کہ حدیث میں ہے۔ کہ جب ایسے حالات ہو جائیں۔ سمجھو قیامت قریب آگئی۔ تو کیا یہ ضروری نہیں ہے۔ کہ پیشگوئیوں کا تبشیری پہلو بھی پورا ہو۔

ایک مسرت افزاء خبر

افریقہ میں اشاعت اسلام

روم ۳۰ رفروری۔ جیسا کہ الفضل میں شائع ہوچکا ہے۔ پوپ کے شہر واٹیکن کے سرکاری جریدہ فائیڈز (Fides) میں شائع شدہ اعداد و شمار مظہر ہیں۔ کہ وسطی مشرقی اور مغربی افریقہ میں کیتھولک مذہب قبول کرنے والوں کے مقابلہ میں ان لوگوں کی تعداد دوگنا زیادہ ہے۔ جنہوں نے اسلام قبول کیا۔ اس عیسائی اخبار نے اس خیال کا اظہار بھی کیا ہے۔ کہ آئندہ چل کر اس ملک میں اسلام کی اشاعت کی رفتار اس سے بھی تیز تر ہوجائے گی۔ مندرجہ بالا خبر مشہور خبر رساں ایجنسی سٹار کی طرف سے یعنی آج پانچ فروری کے اخبارات میں شائع ہوئی ہے۔

احباب کو معلوم ہے۔ کہ گولڈ کوسٹ۔ نائیجیریا۔ سیرالیون اور مشرقی افریقہ میں ہمارے بیسیوں مبلغ مدت سے دن رات اشاعت اسلام میں منہمک ہیں۔ الحمد للہ کہ آج دشمن نے بھی اس تحریک کی کامیابی کا اعتراف کرلیا۔ والفضل ما شہدت بہ الاعداء۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اشاعت اسلام کی رفتار اس سے بھی تیز تر ہو۔ اور اللہ تعالےٰ وہ دن قریب تر لے آئے۔ جب یہ پورا کا پورا تاریک برّ اعظم اسلام کی نور پاش شعاعوں سے جگمگا اٹھے۔

ان سطور کے ذریعہ میں احباب کو اس اہم امر کی طرف بھی متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ کہ اس وقت ہمارے مبلغین کو وہاں اسلامی لٹریچر کی شدید ضرورت ہے۔ دوست ان تک اس کے بھجوانے میں اپنا دست تعاون بڑھائیں۔ اور اسلامی لٹریچر کے وہاں بھجوانے میں ہماری امداد کریں۔ کم و بیش کا خیال نہ کریں۔ اور جتنی رقم بھی بھجوا سکتے ہوں۔ "اشاعت لٹریچر تحریک" کی مد میں محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ کو بھجوا دیں۔ جتنی رقوم دوستوں کی طرف سے موصول ہوں گی۔ اس کا لٹریچر انشاء اللہ وہاں بھجوا دیا جائے گا۔

(خاکسار انچارج تالیف و تصنیف تحریک جدید ربوہ)

عہدیداران جماعت لاہور کے لئے اعلان

مکرم جناب امیر صاحب کے ارشاد کے ماتحت اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ۶ر۲ر۵۳ کے روز بعد نماز جمعہ مسجد میں ایک ضروری اجلاس منعقد ہوگا۔ جس میں مرکز کے نمائندگان مکرم حافظ عبد السلام صاحب اور قریشی عبد الرشید صاحب شرکت فرمائیں گے۔ تمام مرکزی کارکنان و کارکنان حلقہ جات جماعت احمدیہ لاہور سے درخواست ہے۔ کہ وہ اس اجلاس میں ضرور شریک ہوں۔ (عبد الحمید ناظم دفتر مرکزی جماعت احمدیہ لاہور)

ضرورت ہے

انگریزی ٹریڈل اور فلیٹ بیڈ چھپائی کی مشینوں پر کام کرنے والے مستری کی جو ربوہ کی رہائش کو پسند کریں۔ جملہ درخواستیں مندرجہ ذیل پتہ پر بھجوائی جائیں۔

(عبد المنان عمر انچارج تالیف و تصنیف تحریک جدید ربوہ)

ولادت } اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے ہمشیرہ عزیزہ بشریٰ بیگم اہلیہ ملک رشید احمد خاں کے ہاں پہلا لڑکا تولد ہوا۔ عزیز شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی کا نواسہ ہے۔ احباب عزیز کی درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کی دعا فرمائیں۔ خاکسار ملک محمد اکبر علی خاں واقف زندگی مینیجر مکتبہ تحریک انارکلی لاہور

شذرات

حضرت امام جماعت احمدیہ کا چیلنج

لاہور کا ہفت روزہ جریدہ (لاہور) لکھتا ہے:۔

"۲۷ر دسمبر ۱۹۵۲ء کو چار بجے شام کے قریب ۔ ۔ ۔ ۔ مرکز ربوہ میں پچاس ہزار کے قریب اپنے مریدوں کو خطاب کرتے ہوئے امام جماعت احمدیہ نے کہا کہ

"یہ جو پچھلے دنوں صوبائی اور مرکزی حکومت کی طرف سے دو اس قسم کے سرکاری اعلان شائع کئے گئے تھے۔ کہ بعض جگہ احمدیوں نے اپنے فرقہ کے لوگوں کو یا اپنے احباب کو ناجائز الاٹمنٹیں کیں یا اسکے رکن سرکاری حیثیت سے فائدہ اٹھا کر اپنے ماتحتوں کو تبلیغ کرتے ہیں۔ اور ان کا مذہب تبدیل کروا دیتے ہیں یہ غلط ہے یہ خلاف واقعہ ہے۔ اور یہ جماعت احمدیہ پر تہمت ہے۔ حکومت کو یہ تہمت لگانے اور یہ الزام دیگر شر پسند عناصر کا دل خوش کرنے کی جرأت محض اس لئے ہوئی ہے کہ ہماری گنتی تھوڑی ہے۔

آپ نے یہ بھی کہا کہ دراصل یہ الزام دوسرے فرقوں کے ذی رسوخ جلسہ داروں کی کارستانیوں کو چھپانے کے لئے لگایا ہے۔ ورنہ میں حکومت کو چیلنج کرتا ہوں کہ وہ اپنی مزعومہ شکایات کی تحقیق کرے۔"

"خوش قسمتی سے ہم بھی اس اجتماع میں موجود تھے۔ جس درد اور کرب کے ساتھ امام جماعت احمدیہ نے الزامات کے خلاف احتجاج کیا اس میں بے پناہ تحدی اپیل اور صداقت مضمر تھی۔ کیا حکومت اس چیلنج کو قبول کرے گی۔" (۱۲ر جنوری ۱۹۵۳ء)

حضرت امام جماعت احمدیہ کے چیلنج پر چار ہفتے اور "لاہور" کی یاد دہانی پر ڈیڑھ ہفتہ سے زائد وقت گزر چکا ہے۔ مگر افسوس وہ حکومت جو مسجد کے چار نگار باز مولویوں کے وعظوں پر بیانات کے دریا بہا دیتی ہے اسے اس وقت تک یہ توفیق نہیں ملی۔ کہ وہ دنیا کے کناروں تک پھیلی ہوئی لاکھوں کی جماعت کے امام کے چیلنج کی طرف نظر التفات کر سکے۔

اگر ہمارے عمائدین کی اخلاقی جرأت و مردانگی کا یہ عالم ہے۔ تو ہمارے عوام کا خدا ہی حافظ ہے۔

کسر صلیب

مولانا امام الدین صاحب مبلغ اسلام نے ایک دعوت عصرانہ کے موقعہ پر فرمایا۔

"جب احمدی مبلغین انڈونیشیا کی سرزمین میں داخل ہوئے۔ اس وقت یہ کیفیت تھی کہ وہاں کی اسلامی آبادی بڑی سرعت سے عیسائیت سے متاثر ہو رہی تھی۔ لیکن ہمارے وہاں پہونچنے پر عیسائیت کی یہ بڑھتی ہوئی رو رک گئی۔ اور آج انڈونیشیا کے مذہبی لیڈر اور سیاسی راہنما سب اعتراف کرتے ہیں کہ احمدی مبلغین کی مساعی سے ہی انڈونیشین مسلمان عیسائیت کے حملہ سے محفوظ ہوئے۔"

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آنے والے مہدی کے متعلق یہ خبر دی تھی کہ وہ کسر صلیب کرے گا۔ بخاری کے شارح اس کی تشریح یوں فرماتے ہیں۔

"فتح لی ھٰھنا معنی من الفیض الالٰھی وھو المراد من کسر الصلیب اظہار کذب النصاریٰ"

(عمدۃ القاری جلد ۵ صفحہ ۵۸۴)

یعنی خدا نے محض اپنے فیض و برکت سے مجھ پر اس کے یہ معنے کھولے ہیں۔ کہ مسیح موعود عیسائیوں کے دجل و فریب کا پردہ چاک چاک کر دے گا۔

رسول اکرم کی یہ پیشگوئی کس شان سے پوری ہو رہی ہے۔ انڈونیشیا کی سرزمین اس کا چمکتا ہوا نشان ہے۔

سپین میں اسلام

مبلغ اسلام جناب مولوی کرم الٰہی صاحب ظفر نے فرمایا:۔

"سپین کی سرزمین میں مسلمان صدیوں حکمران رہے۔ آج بھی وہاں کا چپہ چپہ عہد رفتہ کی اسلامی شان و شوکت کا گواہ ہے۔ گو مسلمانوں کی شامت اعمال کی وجہ سے آج اسلام مغلوب ہو گیا ہے مگر آج پھر جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے اشاعت اسلام کی بنیاد رکھ دی گئی ہے۔ اور سعید روحیں اسلام میں داخل ہو رہی ہیں۔"

سپین کا علاقہ اموی بادشاہ ولید کے زمانہ میں اسلام کے نامور جرنیل طارق بن زیاد نے ۹۲ھ میں فتح کیا تھا۔ ۱۳۲ھ میں جب عنان حکومت بنو عباس کے ہاتھ میں منتقل ہوئی۔ تو عبدالرحمٰن الداخل (عبدالملک کا پڑپوتا) جان بچا کر سپین میں داخل ہوا اور رستے وہاں پر پھر سے اموی حکومت قائم کر دی جو ۴۲۲ھ تک باقی رہی۔ عبدالرحمٰن دوم کے زمانہ میں ملک بام عروج تک پہنچ گیا۔ عبدالرحمٰن ناصر کے زمانہ میں اس کی ترقی میں حیرت انگیز اضافہ ہوا۔ بے شمار سر بفلک عمارتیں کھڑی ہو گئیں۔ پایۂ تخت قرطبہ میں ایک لاکھ تیرہ ہزار مکانات۔ اسی ہزار چار سو دوکانیں سات سو مساجد اور چار ہزار تین سو کے قریب اس وقت گودام موجود تھے اور ہر قسم کے علم و فن کے ماہر اس کثرت سے جمع ہو چکے تھے۔ کہ گھر گھر میں علوم و فنون کے چشمے جاری تھے۔ اموی دور کے بعد مراکش کے بادشاہ یوسف تاشقین نے زمام حکومت سنبھالی۔ پھر افریقہ کا ایک نیا خاندان موحدین برسر اقتدار آیا۔ لیکن ۶۴ سال بعد مسلمان قدم قدم کے پاس عیسائیوں سے شکست کھا گئے۔ مگر جونہی اسلامی آفتاب حکومت غروب ہوا بنی احمر نے غرناطہ میں مختصر سی حکومت قائم کر لی۔ جو ۶۳۰ھ سے ۸۹۸ھ تک پورے دو سو سال تک اسلام کا جھنڈا تھامے رہی ۸۷۴ھ میں ملکہ ازبیلی اور فرڈیننڈ کی شادی سے عیسائی ملکوں کے تعلقات بے حد استوار ہو گئے۔ اور انہوں نے متحد ہو کر اسلام کی اس آخری یادگار کو بھی پیوند خاک کر دیا۔ مسلمانوں کا آخری مسلمان بادشاہ اپنے خاندان کے ساتھ واپس مراکش بھاگ آیا۔ مگر مسلمانوں پر ایک قیامت ٹوٹ پڑی۔ سفاک اور ظالم عیسائیوں نے بے شمار اسلامی عمارتیں مسمار کر دیں مسجدیں گرا دیں۔ بڑے بڑے قیمتی کتب خانے نذر آتش کر دیئے اکثر مسلمانوں کو زبردستی عیسائیت میں داخل کر لیا۔ اور **خدا کے جن مومن بندوں نے تثلیث کے سامنے سر جھکانے سے انکار کیا۔ انہیں یا تو پھانسی کے تختہ پر لٹکا دیا گیا یا جلتی ہوئی آگ میں پھینک دیا گیا۔** سپین کے مقدس شہداء کے خون کا ایک ایک قطرہ آج بھی آوازیں دے رہا ہے کہ **اسلام کی غیرت رکھنے والو! خدارا آؤ اور ہمارے خون کا بدلہ لو۔** اور یہ دیا ختم نہ ہونے دو۔ جب تک کہ محمد مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا جھنڈا اس ملک میں دوبارہ قائم نہ ہو جائے۔

باغی نازی

برطانیہ کے دفتر خارجہ سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ چھ سابق نازی لیڈروں کو مغربی جرمنی میں پھر سے برسر اقتدار آنے کی سازش کرنے کے الزام میں گرفتار کیا گیا ہے۔ اس تعلق میں لنڈن کے ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ برطانوی حکام کو کچھ عرصہ سے یہ اطلاعات مل رہی تھیں کہ سابق نازی لیڈروں کا ایک گروہ کوشش کر رہا ہے۔ کہ خارجی معاملات اور مسائل میں مغربی طاقتوں کے خلاف پروپیگنڈا کیا جائے۔

قرآن مجید (سورہ حجرات) نے بین الاقوامی جھگڑوں کے نپٹانے کی یہ پُر حکمت تدبیر بتائی ہے۔ کہ جب دو حکومتیں لڑائی بند کر دیں۔ تو فیصلہ کرنے والی قومیں کسی فریق پر نہ تو ناجائز دباؤ ڈالیں۔ اور نہ بغض و کینے کا مظاہرہ کریں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ نے گزشتہ جنگ عظیم جنگ کے وقت اتحادیوں کو اس امر کی طرف توجہ دلائی تھی۔ مگر یہ طاقتیں اپنے نشہ میں مخمور رہیں۔ اور آخر نتیجہ یہ ہوا کہ ان کو جرمنی کے ہاتھ سے ایک دوسری خونریز جنگ کا سامنا کرنا پڑا۔ اس دوسری جنگ کے بعد یہ سیاسی شاطر دوبارہ اس غلطی کا شکار ہو گئے۔ اور انہوں نے جرمنی کو دو حصوں میں تقسیم کر کے سمجھ لیا۔ کہ بس خطرہ سے محفوظ ہو گئے۔ مگر واقعات ثابت کر رہے ہیں کہ ان کا یہ خیال غلط اور سراسر غلط ہے۔ **یقیناً اسلام کے بین الاقوامی نظام سے انحراف کا سودا انہیں بہت مہنگا پڑے گا۔**

علماء کا مشاورتی بورڈ

جماعت احمدیہ کی کمیٹی نے دستور میں علماء کے مشاورتی بورڈ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا تھا کہ

"ایک اور خطرہ بھی اس میں ہے اور وہ یہ کہ علماء کے گزارہ کی عموماً اور تو کوئی صورت ہے نہیں۔ اگر یہ بورڈ بن گیا۔ تو اس بورڈ کے ممبروں کو لازماً کچھ گزارہ بھی دیا جائیگا اس گزارے کی خاطر اس بورڈ میں شدید تگ و دو ہوگی۔ اور لازماً کئی ائمہ ایسے پیدا ہو جائیں گے۔ جو حکومت کو یقین دلائیں گے کہ وہ حکومت کی تائید کے لئے من و دھن سب کچھ خرچ کر دیں گے۔ ادھر برسر اقتدار سیاسی پارٹی بھی کوشش کرے گی۔ کہ وہ ائمہ کو قبضہ میں رکھے۔ پس جہاں حکومت ایک مصیبت میں مبتلا ہو جائے گی۔ وہاں علماء بھی اپنی دیانت کھو بیٹھیں گے۔"

پنجاب کے مشہور مسلم لیگی سید مصطفےٰ شاہ گیلانی نے ان حقائق کی لفظاً لفظاً تصدیق کرتے اور اس بورڈ کو جمہوریت شکن قرار دینے کے بعد کہا ہے

"سفارشات میں علمائے کرام کے باب کا اضافہ کر کے دراصل علماء سوٗ کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے۔ ظاہر ہے۔ یہ علماء ارباب اقتدار کے ملازم ہونگے اس سے وہ آزادانہ رائے نہیں دے سکیں گے۔ اور اس طرح وہی کیفیت پیدا ہو جائے گی۔ جو کربلا میں حضرت امام حسین کے خلاف فتوے سے ہو گئی تھی۔" (آزاد ۱۸ر جنوری ۱۹۵۳ء)

کیا ہمارے ارباب اقتدار اس امر کی طرف توجہ دیں گے؟ . . . .

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے

دستوری سفارشات کے متعلق علماء کی ترمیمات پر تبصرہ

(از مکرم مولوی ابو العطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ احمد نگر)

(۲)

پاکستان نام میں ترمیم اور اس کی دلیل

علماء صاحبان لکھتے ہیں :-

"پیراگراف ۹ - اس دفعہ کی شق (۱) میں مملکت کا نام صرف پاکستان تجویز کیا گیا ہے ہمارے نزدیک یہ کافی نہیں ہے - اس کی بجائے مملکت کا نام "جمہوریہ اسلامیہ پاکستان" ہونا چاہیئے - اس نام پر یہ اعتراض نہیں کیا جا سکتا کہ پاکستان میں غیر مسلم اقلیتوں کی موجودگی اسے جمہوریہ کہنے میں مانع ہے - آخر جب روس میں کثیر تعداد غیر اشتراکیوں کی موجودگی جمہوریہ روس کو اشتراکی جمہوریہ کہنے میں مانع نہیں ہے تو پاکستان میں غیر مسلموں کی موجودگی اسے اسلامی جمہوریہ کہنے میں کیوں مانع ہو۔"

قارئین کرام ! آپ علماء کرام کی دلیل کی پختگی اور اس کی شرعی سند پر ذرا غور فرمائیے - اشتراکی جمہوریہ کے لفظ سے بڑھ کر اور کس نقل کی ضرورت تھی - اشتراکی اگر غلط تعبیر کریں اور غلط نام رکھ لیں تو ہم کیوں ان کی نقل نہ کریں اور یہ ساری نقل بازی جمہوریہ اسلامیہ نام کی خاطر ہے - ہمارے نزدیک پاکستان کا نام اپنی ذات میں "جمہوریہ اسلامیہ" کے مفہوم سے زیادہ وسیع اور موزوں تر ہے - الارض المقدسہ یعنی پاکستان اگر اسم با مسمیٰ بن جائے تو سب چیزیں اس میں داخل ہیں مگر یہ بات عمل سے تعلق رکھتی ہے - نام کی سستی شہرت کی طرح نہیں ہے - حیرت ہے کہ علماء کو اپنی ترمیم کی تائید میں روس کی استبدادیت کے سوا کوئی اور دلیل میسر نہیں آئی - اگر غیر مسلم کہیں کہ روس کی برسر اقتدار پارٹی تو باقی لوگوں کو نظر انداز کر رہی ہے اور ان کی باتوں کو سننے کی روادار نہیں تو کیا پاکستان کو بھی اسی طرز کا جمہوریہ اسلامیہ قرار دیا جاتا ہے اور کیا یہاں کی غیر مسلم اقلیتوں کو بھی نظر انداز کر دیا جائے گا - اور یہاں بھی ان کی بات کو سننا گوارا نہ کیا جائے گا ؟ فرمائیے اس صورت میں یہ ترمیم کچھ مفید ہو سکتی ہے ؟ ظاہر ہے کہ اس سے فائدہ تو شاید کوئی نہ ہو البتہ اس سے ملک کی فضا میں بعض ناخوشگوار خیالات کے پنپنے کا موقعہ پیدا ہو سکتا ہے - پاکستان کا لفظ بڑی جامعیت اپنے اندر رکھتا ہے - اور اس پر کسی کو اعتراض بھی نہیں ہے -

قرآن وسنت میں ہر فرقہ کا تفسیری اختلاف گوارا ہے

علماء نے اپنے "متفقہ فیصلہ" مؤرخہ جنوری ۱۹۵۱ء میں نمبر ۹ پر لکھا تھا کہ :-

"مسلمہ اسلامی فرقوں کو حدود قانون کے اندر پوری مذہبی آزادی ہوگی - انہیں اپنے پیروؤں کو اپنے مذہب کی تعلیم دینے کا حق حاصل ہوگا - وہ اپنے خیالات کی آزادی کے ساتھ اشاعت کر سکیں گے - ان کے شخصی معاملات کے فیصلے ان کے اپنے فقہی مذہب کے مطابق ہوں گے اور ایسا انتظام کرنا مناسب ہوگا کہ انہیں کے قاضی یہ فیصلے کریں۔"

اب بسلسلہ ترمیمات علماء صاحبان نے لکھا ہے کہ :-

"قرآن پاک اور سنت کے وہ احکام جو قانونی صورت میں نافذ کئے جا سکتے ہیں - ان کی تدوین وتنفیذ کے لئے مناسب کارروائی کی جائے - البتہ کوئی قانون جو مسلمانوں کے شخصی معاملات سے متعلق ہو - ہر فرقہ کے لئے کتاب وسنت کے اس مفہوم کی روشنی میں بنایا جائے گا جو اس کے نزدیک مسلم ہو - اور کوئی فرقہ دوسرے فرقے کی تعبیر کا پابند نہ ہوگا اور نہ کوئی ایسا قانون بنایا جائے گا جس سے کسی فرقہ کے مراسم وفرائض میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہو"

(کوثر ۲۵ جنوری ۱۹۵۳ء)

"متفقہ فیصلہ" کے رو سے "اسلامی فرقے" دو قسموں میں منقسم تھے (۱) مسلمہ اسلامی فرقے (۲) "غیر مسلمہ اسلامی فرقے" علماء صاحبان نے ان اسلامی فرقوں کو تو اپنے فیصلہ میں ہر طرح کی آزادی عطا فرمائی ہے جو ان کے مسلمہ تھے - لیکن ان اسلامی فرقوں کی آزادی کا ذکر نہیں فرمایا جو ان کے نزدیک مسلم نہ تھے - یہ ابہام ہی علماء کے "متفقہ فیصلہ" پر کافی بدنما داغ تھا کہ اب انہوں نے اپنی ترمیم میں قرآن وسنت کے احکام کی دو قسمیں کر دی ہیں - (۱) وہ احکام جو قانونی صورت میں نافذ کئے جا سکتے ہیں (۲) وہ احکام جو قانونی صورت میں نافذ نہیں کئے جا سکتے - اور پھر "تدوین وتنفیذ کے لئے مناسب کارروائی" کا تعلق صرف قسم اول کے احکام سے قرار دیا ہے - ترمیم کے آخری حصہ میں "مسلمہ اسلامی فرقوں" کی بجائے "مسلمانوں کا ہر فرقہ" عمومیت پر دلالت کرتا ہے - کیا اب مسلمہ اور غیر مسلمہ کا سوال نہیں رہا یا اس تقسیم کو غیر معقول سمجھ کر ترک کیا جا رہا ہے ؟ بہر حال اب ہر فرقہ کے لئے قرآن وسنت کی وہی تعبیر - وہی مفہوم اور وہی معنی ہوں گے جو اس فرقہ کے لوگ مانتے ہیں - اور ہر فرقہ اپنی تشریح اور تفسیر کے مطابق عقائد رکھ سکتا ہے - اپنے مراسم اور فرائض ادا کر سکتا ہے گویا خلاصہ یہ ہے کہ نام کی رو سے کتاب وسنت کا ذکر ہوگا - باقی عقائد واعمال اور مراسم میں اپنا اپنا علیحدہ طریقہ ہوگا - قرآن وسنت کی علیحدہ علیحدہ تشریح اور تعبیر کرنے کا ہر فرقہ کو اختیار ہوگا -

اگر ذرہ بھی خدا ترسی سے کام لیا جائے تو اس صورت میں جماعت احمدیہ سے پرخاش کی کیا وجہ باقی رہ جاتی ہے - کیا احمدیوں کا باقی فرقوں سے تعبیر اور تفسیر کے سوا کوئی اور اختلاف ہے ؟ احمدیت پر پچاس سال گذر چکے ہیں - کیا احمدی قرآن وسنت کا انکار کرتے ہیں ؟ کیا احمدیوں نے دنیا میں قرآن وسنت کی اشاعت میں وہ حصہ نہیں لیا جو دوست ودشمن سے خراج تحسین حاصل کر رہا ہے ؟ سچ تو یہ ہے کہ اب دو ہی باتیں احمدیوں کے خلاف حکومتی دباؤ ڈالنے اور عوام کو مشتعل کر کے ان کا محاذ قائم کرنے کا موجب ہو سکتی ہیں - (۱) یا تو علماء احمدیوں کے دلائل اور ان کی تبلیغ سے عاجز ہیں اور ڈرتے ہیں کہ ان کے "فرقوں" کے لوگ جن کے کندھوں پر وہ "اکابر علماء" بنے پھرتے ہیں احمدی ہو جائیں گے (۲) یا پھر احمدیوں کا قلیل التعداد ہونا علماء کو غصہ دلا رہا ہے - حضرت موسیٰؑ کے وقت میں بنی اسرائیل کی کمزور حالت کو دیکھ کر فرعون نے کہا تھا ان ھؤلاء لشرذمة قليلون وانهم لنا لغائظون کہ یہ تھوڑے سے لوگ ہیں انہیں دیکھ دیکھ کر ہمیں غصہ آ رہا ہے -

الغرض علماء کی اس "وسعت خیالی" کے پیش نظر جو مجبوری حالات کے ماتحت انہوں نے مندرجہ بالا اقتباسات میں اختیار کی ہے توقع کی جا سکتی ہے کہ شاید وہ کبھی جماعت احمدیہ کے تعبیری اور تفسیری اختلافات کو بھی برداشت کر سکیں گے - (باقی)

یوم مصلح موعود ــــــ ۲۰ فروری

بدستور سابق امسال بھی تقریب یوم المصلح الموعود مؤرخہ ۲۰ فروری بروز جمعۃ المبارک منائی جائیگی احباب اس مبارک تقریب کو پورے اہتمام کے ساتھ منانے کے لئے ابھی سے تیاری کریں - حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان مبارک سے المصلح الموعود کی پیشگوئی کے تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالی جائے

التبلیغ جلد اول ٹریکٹ نمبر ۶-۸-۱۰-۱۱-۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-۱۷ اور ۱۹ - (جس میں اس پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں کو بیان کیا گیا ہے) سے استفادہ حاصل کیا جا سکتا ہے - یہ تمام نمبر جماعتوں کو بھیج دیئے گئے ہوئے ہیں - اب بھی جن جماعتوں کو ضرورت ہو دفتر نشر واشاعت سے منگوا سکتی ہیں -

(ناظر دعوۃ وتبلیغ ربوہ ضلع جھنگ)

فریضۂ تبلیغ اور جماعت احمدیہ کی ذمہ داریاں

(از منیر صاحب چیماہ کوٹی واقف زندگی)

(۴)

چہارم: تبلیغ کے لئے عملی نمونہ بہت ضروری ہے۔ ہم میں سے ہر ایک کو یہ بات ہر وقت مدنظر رکھنی چاہیئے۔ کہ ہمارے غلط نمونہ کی وجہ سے کوئی شخص حق قبول کرنے سے محروم نہ رہ جائے۔ اگر کسی کے غلط نمونے کی وجہ سے لوگ احمدیت کو قبول کرنے سے گریز کرتے ہیں۔ تو ہمارا وجود لوگوں کے لئے رحمت کا موجب نہیں۔ بلکہ ٹھوکر کا موجب بن رہا ہے۔ اس سے بہتر ہوتا کہ ہم اس صداقت کو قبول نہ کرتے جس کے قبول کرنے کی وجہ سے ثواب کی بجائے ہر دو گناہ حاصل کر رہے ہیں۔ پس ایسے آدمی کے لئے بہت بڑے خوف کا مقام ہے۔ جو دنیا کو راہ راست دکھانے کی بجائے ٹھوکر کا موجب بن رہا ہے ہمیں ہر ایک کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ اس کی وجہ سے کسی کو ٹھوکر نہ لگے۔ ہماری مجالس اسلامی رنگ میں رنگین ہوں۔ گفتگو شریفانہ ہو۔ اسلامی شعار کے پابند ہوں۔ لوگوں کے ساتھ حسن سلوک کے ساتھ پیش آئیں سچ اور دیانت ہمارا شعار ہو۔ نیکی اور تقویٰ ہمارا زیور۔ ہم اسلام کی ایک ایسی عملی پھرتی تصویر ہوں۔ کہ ہر شخص دیکھتے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے جس سے ہمیں واسطہ پڑے۔ ہمارے اخلاق حسنہ کا مداح ہو۔ جب ہم یہ مقام حاصل کر لیں گے اس وقت لوگ ہمارے اعلیٰ نمونہ کو دیکھ کر خود بخود ہماری طرف مائل ہونا شروع ہو جائیں گے۔ اور ہمارا وجود اسلام کی ترقی کے لئے بہترین ثابت ہوگا۔

پنجم: قرآنی پیشگوئی کے مطابق موجودہ زمانہ نشر و اشاعت کا زمانہ ہے۔ اس لئے ہمیں زیادہ سے زیادہ لٹریچر شائع کرنے کی طرف توجہ دینی چاہیئے۔ مرکز کے علاوہ دوسری جماعتیں بھی نشر و اشاعت کے کام میں وسعت پیدا کرنے کی طرف توجہ دیں۔ اور شائع شدہ لٹریچر کو کثرت سے مناسب لوگوں میں تقسیم کرنے کی طرف توجہ دی جائے۔ یہ کام بہت اہم ہے۔ اس لئے جماعتوں کے علاوہ انفرادی طور پر بھی استطاعت رکھنے والے دوست اس کارخیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اس طریق سے آپ گھر بیٹھے ہزاروں لوگوں تک پیغام حق پہنچا سکیں گے۔ اسی طرح صاحب قلم افراد کو بھی اس تبلیغی جہاد میں اس رنگ میں حصہ لینا چاہیئے۔ کہ وہ مضامین لکھنے کی طرف توجہ دیں۔ کیا معلوم کسی کے دل پر کون سا لفظ اثر کر جائے۔ اور آپ کے ذریعہ اس کی نجات ہو جائے

ششم: تبلیغ کرتے وقت ہر شخص کے حالات کو مدنظر رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ ہر شخص کے حالات اور ماحول کو مدنظر رکھ کر تبلیغ کرنی چاہیئے۔ مخاطب کے طرز تکلم کو بھی مدنظر رکھا جائے۔ حتی الوسع نرمی اور حسن سلوک سے پیش آنا چاہیئے۔ گفتگو کی غرض محض بحث نہ ہو۔ بلکہ ہمدردی کے ساتھ پیغام حق پہنچانا مقصود ہو۔ یہ بھی ضروری ہے۔ کہ تبلیغ کے لئے اچھے اچھے مواقع کی تلاش میں رہنا چاہیئے۔ اور جب کبھی بھی کوئی اچھا موقع میسر آجائے۔ تو پھر اسے ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہیئے

تبلیغ کے لئے ہر طبقہ کے لوگوں کے ساتھ تعلقات کو وسیع کریں۔ اور ہمیشہ تبلیغ کے لئے احسن طریق اختیار کریں۔ کبھی کوئی ایسا طریق اختیار نہ کریں۔ جس سے مخاطب ہدایت پانے کی بجائے ہمیشہ کے لئے ہدایت سے محروم ہو جائے۔ انہی امور کی طرف متوجہ کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ وجادلہم بالتی ھی احسن (نحل ع) کہ اے مخاطب تو لوگوں کو خدا تعالیٰ کی طرف حکمت کے ساتھ۔ عمدہ اور بہترین گفتگو کے ذریعہ بلا۔ اور بحث کرتے وقت وہ رنگ اختیار کر جو بہتر سے بہتر ہو۔

(ہفتم) تبلیغ میں گفتگو کرتے وقت ایسا طریق اختیار کرنا چاہیئے۔ جس سے مخاطب آپ کی بات پوری طرح سمجھ جائے۔ بات ایسے رنگ میں کی جائے۔ جو مخاطب کے دل پر اثر کرنے والی ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وعظہم وقل لہم فی انفسہم قولاً بلیغا (نساء ع) یعنی اے مخاطب لوگوں کو وعظ و نصیحت کر اور ایسے طریق سے کر جس سے وہ تیرا کلام اچھی طرح سمجھ جائیں۔ نہ صرف وہ اس کو سمجھ جائیں۔ بلکہ وہ بات ان کے دلوں پر اثر کرنے والی ہو قرآن کریم کے اس ارشاد کو مدنظر رکھتے ہوئے خصوصاً ایسے دوستوں کو اصلاح کرنی چاہیئے۔ جو تبلیغ کا مفہوم صرف یہ سمجھتے ہیں۔ کہ راہ چلتے ہوئے سرسری طور پر کسی سے اسلام کے متعلق بات کر دی۔ اور سمجھ لیا۔ کہ ہم نے تبلیغ کا حق ادا کر دیا۔

(ہشتم) تبلیغ کے دوران میں ہمیشہ مخاطب کے جذبات اور احساسات کو مدنظر رکھا جائے۔ گفتگو میں کوئی ایسا لفظ استعمال نہ کیا جائے۔ جس سے مخاطب کے جذبات اور احساسات کو ٹھیس پہنچے۔ جس کی وجہ سے وہ ہدایت سے محروم رہ جائے۔ سخت کلامی سے احتراز کیا جائے گفتگو کے لہجہ میں بھی ایسا رنگ ہو۔ جس سے مخاطب پر اچھا اثر پڑے۔ اسی اصل کو اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام کو فرعون کی طرف جانے کا حکم دیتے ہوئے فرماتا ہے۔ اذھبا الی فرعون انہ طغی۔ فقولا لہ قولاً لینا لعلہ یتذکر او یخشیٰ (طہٰ ع) یعنی تم دونوں فرعون کی طرف جاؤ۔ یقیناً اس نے سرکشی کی ہے۔ لیکن دیکھنا اس سے نرمی سے بات کرنا تا شاید وہ اس طریق سے نصیحت حاصل کرے یا ڈر کر ہدایت قبول کر لے۔

(نہم) اپنے رشتہ داروں اور دوستوں میں تبلیغ کو زیادہ سے زیادہ وسیع کیا جائے۔ ہمارے دل میں ان کی رہنمائی کے لئے سب سے زیادہ تڑپ ہونی چاہیئے۔ بار بار ان کے پاس جا کر ان کو سمجھائیں۔ شاید وہ آپ کے اس طریق سے متاثر ہوں۔ اور آپ کے ذریعہ سے انہیں ابدی خوشی نصیب ہو جائے۔ ویسے بھی رشتہ داروں اور دوستوں کا ہم پر دوسروں سے زیادہ حق ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی رشتہ داروں اور دوستوں کو تبلیغ کرنے کا خاص طور پر ارشاد ہوتا ہے۔ فرماتا ہے۔ وانذر عشیرتک الاقربین (شعراء ع) کہ اے نبی تو اپنے قبیلہ اور نزدیک کے تعلق رکھنے والوں کو ڈرا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ مومنوں کو بھی اس اہمیت کی طرف توجہ دلاتا ہوا فرماتا ہے۔ یا ایھا الذین امنوا قوا انفسکم واھلیکم نارا (تحریم ع) کہ اے مومنو۔ تم اپنے آپ کو اور اپنے اہل کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ۔ یہ آیت جہاں قریبی رشتہ داروں کی تربیت کی طرف توجہ دلاتی ہے۔ وہاں ہر احمدی کو اس امر کی طرف متوجہ کرتی ہے۔ کہ صرف تمہارا احمدی ہونا کافی نہیں۔ بلکہ تم پر یہ فرض عائد ہوتا ہے۔ کہ تم اپنے رشتہ داروں اور دوستوں کو بھی احمدی بنا کر دم لو۔ پس مندرجہ بالا قرآنی احکام کی روشنی میں آپ اپنے دوستوں، رشتہ داروں اور ہمسایوں میں تبلیغ وسیع پیمانہ پر شروع کر دیں۔ تا آپ انہیں دوزخ کی آگ سے نجات دلا کر اللہ تعالیٰ کے سامنے سرخرو ہو سکیں۔

(دہم) بعض لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ تبلیغ کے لئے عالم ہونا ضروری ہے۔ ان کا خیال یہ درست نہیں۔ تبلیغ کے لئے عالم و فاضل ہونا ضروری نہیں۔ بلکہ جیسا کہ پہلے میں ذکر کر آیا ہوں۔ کہ دل میں مخلوق خدا کی ہمدردی ہونی شرط ہے جب آپ کے دل میں خلق اللہ کی ہمدردی موجزن ہو گی۔ تو وہ سب کچھ آپ سے کرواتی چلی جائے گی۔ اور آپ اپنی استطاعت سے بڑھ کر پیغام حق پہنچانے میں مصروف نظر آئیں گے۔ جب آپ تبلیغ میں باوجود کم علمی کے مصروف رہیں گے۔ تو آپ دیکھیں گے۔ کہ روز افزوں اپنے علم میں ترقی کرتے چلے جائیں گے۔ اور پھر آپ پر ایک دن ایسا بھی آئے گا۔ کہ آپ کے پاس ڈگری بے شک نہ ہوگی۔ مگر آپ کے سامنے کوئی بڑے سے بڑا عالم بھی نہ ٹھہر سکے گا۔ شرط یہی ہے آپ کا ہمیشہ تبلیغ میں مصروف رہنا ضروری ہے۔ چنانچہ بلغ ما انزل الیک میں اس بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ کہ جس صداقت کو آپ نے قبول کیا ہے۔ آپ کو جس قدر بھی اس سے واقفیت ہے۔ اسی قدر دوسروں کو اس سے روشناس کراتے چلے جائیں۔ اور جوں جوں وہ صداقت آپ پر کھلتی چلی جائے۔ توں توں آپ دوسروں تک اس کو پہنچانے میں مصروف رہیں۔ قرآن کریم کے اس ارشاد کے بعد آپ یہ کہہ کر تبلیغ کے فرض سے ہرگز سبکدوش نہیں ہو سکتے۔ کہ آپ کم علم ہیں۔ اس لئے آپ تبلیغ نہیں کر سکتے۔ بلکہ اس آیت کی رو سے ایک جاہل پر بھی تبلیغ اسی طرح واجب ہے۔ جس طرح ایک عالم پر۔ ایک بالغ بچے پر بھی اسی طرح واجب ہے جس طرح ایک بوڑھے اور جوان پر ہے۔ آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام قرآن کا علم ایک ہی دفعہ ہی نہیں دے دیا گیا تھا۔ بلکہ جوں جوں آپ پر قرآن کریم اترتا رہا۔ توں توں آپ دوسروں تک اس کو پہنچاتے چلے گئے۔ اور پھر صحابہ کرامؓ نے بھی آگے یہی عمل کیا۔ کہ جتنا وہ قرآن کریم سیکھتے جاتے تھے۔ اتنا وہ آگے دوسروں تک پہنچاتے جاتے تھے۔ پس وہ دوست جو زیادہ علم نہیں رکھتے۔ وہ کم از کم تبلیغ کی ہی طرف توجہ دیں۔ تا وہ اس طریق سے اپنے علم میں ترقی کر سکیں۔ اور ساتھ ہی تبلیغ کے اس فرض سے بھی سبکدوش ہو جائیں گے۔ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ان پر عائد کیا گیا ہے۔

(یازدہم) آپ کو خود مقامی طور پر اپنے علاقوں میں وہاں کے ماحول کے مطابق تبلیغی پروگرام تیار کرنا چاہیئے۔ جس جگہ انفرادی تبلیغ کے لئے ماحول مناسب ہے۔ وہاں انفرادی تبلیغ پر زور دیا جائے۔ جہاں جلسوں کے ذریعہ تبلیغ کا موقعہ ہو وہاں جلسے کروائے جائیں۔ اس کے علاوہ ہر شخص روزانہ کچھ نہ کچھ وقت تبلیغ کے لئے نکالنے کی کوشش کرے۔ کوئی وجہ نہیں۔ کہ آپ روزانہ اپنے بیسیوں کاموں کے لئے کچھ نہ کچھ وقت تو دیں مگر تبلیغ کی خاطر آپ کے پاس وقت نہ ہو۔ اگر آپ اس امر کی طرف ذرا بھی توجہ دینا شروع کر دیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ آپ کو مزید توفیق دیتا چلا جائے گا۔

اسی طرح ہفتہ میں ایک دن چھٹی کا آتا ہے۔ یا روزانہ کچھ نہ کچھ وقت ہر شخص کے پاس فارغ نکل آتا ہے۔ تو ایسے اوقات کو تبلیغ میں صرف کرنا چاہیئے۔ سال میں کم از کم پندرہ دن ہر شخص تبلیغ کے لئے وقف کرے۔ اور ان ایام کو ایسے رنگ میں گذارے کہ اس کی توجہ خدا تعالیٰ کی طرف ہو۔ اور اس کے بندوں کو پیغام حق پہنچانے کے سوا اس کا کوئی دوسرا مشغلہ نہ ہو۔ طالب علم اپنی رخصتوں میں سے کچھ نہ کچھ تبلیغ کے لئے ایام وقف کریں اور پھر ان ایام کو سوائے تبلیغ کے کسی دوسرے کام میں صرف نہ کریں۔ انہیں تبلیغ کے لئے خصوصاً اہل علم حضرات کی طرف توجہ دینی چاہیئے۔ جس سے فریضہ تبلیغ سے سبکدوش ہونے کے علاوہ انہیں بہت سے علمی تجربات بھی حاصل ہوں گے۔ اسی طرح ملازم پیشہ دوست اپنی رخصتوں سے فائدہ اٹھا کر اس مقدس فریضہ کو سرانجام دینے کی کوشش کریں مختلف جماعتوں کے عہدہ داروں اور مبلغین حضرات پر یہ فرض بھی عائد ہوتا ہے۔ کہ مندرجہ بالا امور کی طرف بار بار جماعتوں کو توجہ دلاتے رہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو مدنظر رکھیں کہ فذکر ان الذکرٰی تنفع المومنین آپ بار بار جماعتوں کو توجہ اور بیدار کرتے چلے جائیں۔ بالآخر وہ آپ کی بات پر توجہ

دیں گے - اور بیدار ہو کر اسلام کی خدمت میں مصروف ہو جائیں گے۔

(جوانان جماعت) تبلیغ صرف مردوں کا ہی کام نہیں - بلکہ عورتیں بھی اس کام میں برابر کی شریک ہیں - اس لئے ان کے لئے بھی ضروری ہے - کہ وہ مندرجہ بالا امور کو مدنظر رکھتے ہوئے تبلیغ کے لئے اپنے آپ کو منظم کریں - اور اپنے اپنے حالات اور استطاعت کے مطابق اس فریضہ کو بجا لائیں - اللہ تعالیٰ ہم سب کو تبلیغ اسلام کی اہمیت کو سمجھنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی توفیق بخشے ہمارا تن - من - دھن اور سب کچھ اس راہ میں نثار ہو - اور تبلیغ کے ثمرات ہم اپنی آنکھوں سے دیکھیں - کہ تمام عالم میں اسلام کا پرچم لہرا رہا ہو - دنیا کے کونے کونے سے اللہ تعالیٰ کا نام بلند ہو رہا ہو - اور تمام دنیا میں رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت قائم ہو - اور تمام دنیا میں رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت قائم ہو - اے خدا جلد وہ دن ہم کو دکھا - (اللھم آمین) وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

قدرتی صلاحیتوں کے مطابق بچوں کو تعلیم دلائیے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"میرے نزدیک جتنے لوگوں کی حکومت کو ضرورت ہے - ان کے علاوہ دوسرے لوگوں کو خود آزاد پیشوں کے ذریعے روزی کی طرف توجہ کرنی چاہیئے - اس سے ملک کو ترقی ہوگی" (خطبہ جمعہ الفضل ۱۴/۱۲/۵۲)

تعلیم نہایت ضروری ہے - مگر صرف اور صرف نوکری کو اپنا مقصود بنانا طالب علم کا نصب العین نہیں ہونا چاہیئے - اب جبکہ تعلیمی سال خاتمے کے قریب ہے طلبہ اور والدین کو نئے سال میں اس بلند مقصد اپنے سامنے رکھتے ہوئے آزاد پیشوں کی طرف توجہ کرنی چاہیئے - اسی میں ملک اور قوم کی بہتری ہے - ضرورت ہے کہ بچے کی قدرتی صلاحیتوں کے مدنظر اس کو تعلیم دلائی جائے - اور جماعت نہم میں ترقی پا کر بچہ اپنے مضامین کا انتخاب صائب الرائے اصحاب کے مشورہ سے کرے۔ (ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

ضرورت

سیکرٹری صاحب پنجاب و سرحدی صوبہ جائنٹ پبلک سروس کمیشن لاہور کی طرف سے اٹھارہ مستقل نائب تحصیلداروں کی ضرورت کے ماتحت درخواستیں طلب کی گئی ہیں - میٹرک اور ایف اے پاس درخواست کر سکتے ہیں - مقابلے کا امتحان ہوگا - تفصیلات کے لئے ملاحظہ ہو پاکستان ٹائمز مورخہ ۲۰/۱/۵۳

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

صنعتی و تجارتی معلومات

— دسمبر ۱۹۵۲ء میں بحیثیت حساب بحری راستہ سے درآمد و برآمد میں توازن تجارت پاکستان کے موافق رہا - اور ۴۳ ۲ ۷ کروڑ روپیہ کا فائدہ رہا۔

— ماہ اکتوبر ۱۹۵۲ء میں اکتوبر ۱۹۵۱ء کے مقابلہ میں بندرگاہ چٹاگانگ کے ذریعہ ۸۵۹ ۹ ٹن زیادہ سامان درآمد و برآمد کیا گیا - اس طرح بندرگاہ چالنا کے ذریعہ نومبر ۱۹۵۲ء میں ماہ نومبر ۱۹۵۱ء کے مقابلہ ۲۲ ۷ ۱۵ ٹن زیادہ سامان درآمد و برآمد ہوا۔

— گھریلو صنعتوں کی کمیشن نے اپنے حالیہ اجلاس میں گھریلو صنعتوں کی پیداوار کی نکاسی اور ان کی مالی امداد کیلئے گھریلو صنعتوں کا ایک ترقیاتی کارپوریشن قائم کرنے نیز مذکورہ صنعتوں کو ترقی کے لئے تمام پاکستان کا جائزہ لینے کی سفارش کی ہے۔

— سائیکل کے ٹائر اور ٹیوب کی صنعت کے مطالبہ تحفظ کی حالیہ تحقیقات میں کارخانہ داروں کے نمائندوں نے ٹیرف کمیشن سے مطالبہ کیا کہ سائیکلوں میں لگے ہوئے نیز فاضل ٹائر اور ٹیوب کی درآمد پر مکمل پابندی عاید کی جائے - نیز یہ کہ صنعت میں کام ہونے والی خام اشیاء اور خصوصی مرکبات پر بھی درآمدی محصول کی منہائی دی جائے

— خام گوند اور لکڑی کی کھالیں بشرطیکہ یہ اشیاء پاکستان میں پیدا کی گئی ہوں بولیویا - کناڈا اور چند دیگر ممالک کو برآمد کرنے کی عام اجازت ہے۔

— چائے کا کاروبار کرنے والوں کی درخواست پر برآمدی لائسنس کے بغیر ڈاک کے ذریعہ برآمد کی جانے والی چائے کے وزن کی منظور شدہ حد ایک پونڈ سے بڑھا کر ۲ پونڈ (ایوارڈ پوائز) کر دی گئی ہے۔

— روئی بورڈ نے فیصلہ کیا ہے کہ جو روئی بیرونی ممالک کو فروخت کی جائے اسے مقررہ نرخوں سے کم پر برآمد کرنے کی اجازت نہ دی جائے۔

— حکومت پاکستان نے ٹیرف کمیشن کی سفارش پر سوئیوں اور مکرونی کی صنعت کے تحفظ کا فیصلہ کیا ہے ان اشیاء پر ۲۵ فیصدی باعتبار قیمت دونوں کا درآمدی محصول تین سال کے لئے تحفظ کے محصول کی صورت میں بدل دیا گیا۔

— کاتنے اور بننے والوں کی پاکستانی انجمن خود مختار اور غیر سرکاری ادارہ ہے جس کا حکومت پاکستان کی وزارت اقتصادیات سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

— پارسل پوسٹ سروس اب فلسطین کے ان علاقوں کیلئے جاری ہوگئی ہے جو حکومت شرق اردن میں شامل ہیں

فاستبقوا الخیرات کی حکمت!

"جو لوگ ملازمت میں ایک دن پہلے شامل ہوتے ہیں - وہ ساری عمر سینئر (Senior) رہتے ہیں - اسی طرح یہ سمجھ لو کہ خدا کے انعام پہلے اس پر ہوں گے - جو پہلے شامل ہوتا ہے"

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیان فرمودہ یہ مثال ہر مجاہد تحریک جدید کو سمجھانے کے لئے کافی ہے۔ کہ وہ وعدہ بھجوانے کے لئے آخری تاریخ کا انتظار ثواب کے ایک حصہ سے محرومی پر منتج ہوتا ہے (وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

ولادت: عزیز رشید احمد نذیر کے ہاں مورخہ ۲۳/۱/۵۳ کو پہلی لڑکی تولد ہوئی - عزیزہ مولوی نذیر احمد علی صاحب سابق رئیس التبلیغ سیرالیون کی پوتی اور شیخ بشیر احمد صاحب پروپرائٹر پٹرول پمپ جھنگ کی نواسی ہے - اللہ تعالیٰ عزیزہ مولودہ کو لمبی عمر عطا فرمائے اور خادمہ دین بنائے - خاکسار مشتاق احمد ظہیر واقف زندگی

مولانا مودودی نے علی الاعلان لوگوں کو ملک میں لاقانونیت پھیلانے پر ابھارا ہے

وہ ایک گھٹیا سیاستدان کا کردار ادا کر کے اپنی خداداد صلاحیتوں کو بٹہ لگا رہے ہیں

امیر جماعت اسلامی کی طرف سے تشدد کے علی الاعلان پرچار کی مذمت میں روزنامہ سول کا اداریہ

گذشتہ جمعہ کو ایک پبلک جلسے میں مولانا ابو الاعلیٰ مودودی نے لوگوں کو قادیانیوں کے خلاف تشدد استعمال کرنے پر علی الاعلان ابھارا ہے۔ تشدد کا یہ علی الاعلان پرچار اہل فہم حضرات کی نگاہ میں مولانا کی قدر و منزلت بڑھانے کا موجب نہیں بن سکتا ـــــ اس روز تقریر کرتے ہوئے مولانا نے اعلان کیا کہ اگر حکومت نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار نہ دیا۔ تو عین ممکن ہے کہ ملک میں اسی طرح قادیانی غیر قادیانی فسادات شروع ہو جائیں۔ جس طرح پہلے ہندو مسلم فساد ہوا کرتے تھے۔ یہ افسوس ناک بات ہے کہ ایک تحریک کا سربراہ جو آزاد خیالی اور روشن ضمیری کا مدعی ہو جیسا کہ جماعت اسلامی دعویٰ کرتی ہے اور وہ غیر ذمہ دارانہ باتیں زبان سے ادا کرنے میں احراریوں اور دوسرے علماء کو بھی مات کر دکھائے۔ قادیانیوں کے خلاف نفرت و حقارت کا پرچار کرنے کے باوجود یہ لیڈر بظاہر اپنی طرف سے سامعین پر یہی اثر ڈالتے رہے ہیں کہ وہ اس تحریک کو پُر امن ذرائع تک ہی محدود رکھیں گے۔ اور تشدد کی جانب خفیف سے خفیف میلان کو بھی پنپنے نہ دیں گے۔ لیکن مولانا مودودی نے حکومت کی مشکلات میں ایک اور اضافہ کرنے کی خاطر اور کچھ نہیں تو قادیانیوں کے خلاف ہی سامعین کو فساد برپا کرنے پر اکسانا شروع کر دیا ہے ...... مولانا صاحب موصوف ایک گھٹیا سیاستدان کا کردار ادا کر کے اپنی خداداد صلاحیتوں کو بٹہ لگا رہے ہیں۔ ان جیسے عالم سے بہتر اور کون جان سکتا ہے کہ اسلام کے نزدیک لاقانونیت سے بڑھ کر اور کوئی جرم نہیں۔ یہ جرم اپنی نوعیت کے اعتبار سے مملکت کے خلاف بغاوت کے مترادف ہے۔ قرآن واضح الفاظ میں ہدایت فرماتا ہے لا تفسدوا فی الارض یعنی زمین میں فساد برپا نہ کرو مولانا نے تشدد کے علی الاعلان پرچار کے ذریعہ اس قرآنی ہدایت کا تمسخر اڑانے میں نہ صرف کوئی مضائقہ نہ سمجھا بلکہ ایک گونہ خوشی محسوس کی۔ فرقہ وارانہ جذبات کو بھڑکانا قوم و ملک میں انتشار پھیلانے کے مترادف ہے۔ ملک کا کوئی سچا بہی خواہ ایسا خطرناک کھیل نہیں کھیل سکتا۔ اسلام ایک قوت ہے جس کا مقصد تخریب نہیں تعمیر ہے وہ لوگوں کو باہم متحد بنانے اور انہیں ایک رشتہ میں منسلک کرنے آیا ہے۔ ہمارے علماء کی یہ کوشش ہونی چاہیئے کہ اختلافات میں اور لوگوں میں اتنی فراخدلی پیدا ہو کہ وہ ٹھنڈے دل سے دوسروں کے نقطہ ہائے نظر بھی سن سکیں اختلافی مسائل کے باوجود تمام فرقے سنی، شیعہ، اہل حدیث، اہل قرآن، اہل سنت والجماعت وغیرہ۔ سب یکساں طور پر اسلام سے وابستہ ہیں۔ قادیانی بھی اس بارے میں کسی سے پیچھے نہیں ہیں۔ اسلام کے ساتھ ان کی وابستگی دوسروں کی طرح اظہر من الشمس ہے باہمی اختلافات خواہ کچھ ہی ہوں۔ یہ حقیقت ہے کہ

تمام فرقے اسلام کے ساتھ وابستہ ہیں۔ ہم سب کو متحد رکھنے کا موجب ہونی چاہیئے۔

اختلافات ہمیشہ رہیں گے۔ ہمارا فرض یہ ہے کہ ہم ایک دوسرے کا احترام کرتے ہوئے رواداری سے کام لیں اور مختلف نقطہ ہائے نظر میں جو باتیں مشترک ہوں ان کو زیادہ سے زیادہ اجاگر کرنے کی کوشش کریں۔ خود اسلام کے متعلق مولانا مودودی کے اپنے نظریات دوسرے لوگوں کے نزدیک سخت قابل اعتراض ہیں۔ مثال کے طور پر ان کا اعتقاد ہے کہ جو شخص اسلام سے ارتداد اختیار کرتا ہے اسے قتل کر دینا چاہیئے۔ ایسا اعتقاد رکھنا اس قرآنی آیت کی واضح نفی پر دلالت کرتا ہے کہ لا اکراہ فی الدین یعنی دین کے معاملے میں کسی قسم کا جبر یا دباؤ جائز نہیں ہے۔ کیا قرآن مجید کی ایسی غلط توجیہہ کے پیش نظر یہ کہنا درست ہو گا کہ مولانا اور ان کی جماعت قرآن سے پھر گئی ہے۔ لہٰذا اسے غیر مسلم اقلیت قرار دیدیا جائے؟ کبھی نہیں! ان کی بعض توجیہات کتنی ہی غلط کیوں نہ ہوں۔ لیکن جب تک وہ قرآن کو حکم مانتے ہیں دنیا کی کوئی طاقت انہیں اسلام سے خارج نہیں کر سکتی۔ یہی اصول قادیانیوں کے حق میں نافذ ہونا چاہیئے۔ جب تک کوئی شخص قرآن اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اقراری ہے۔ وہ اس بات کا حقدار ہے کہ اسے مسلمان قرار دیا جائے۔ اس سے اتر کر کوئی غلط توجیہہ کسی شخص کو خارج از اسلام کا سزاوار نہیں ٹھہرا سکتی ہم علماء سے اپیل کریں گے کہ وہ سیاسی اغراض کی تکمیل کے لئے اسلام کو آلہ کار بنا کر خدارا اسے بدنام نہ کریں۔ بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی رپورٹ نے ملک میں ایک سو فیصدی اسلامی دستور کے نفاذ کی ضمانت دے دی ہے اور اس لحاظ سے علماء اب تک رپورٹ میں کوئی نقص نہیں نکال سکے ہیں۔ اب اور کچھ نہیں تو رد قادیانیت کا نعرہ ہی وہ آخری سہارا رہ گیا ہے کہ جس کی مدد سے وہ حکومت کی درگت بنانا چاہتے ہیں۔ یہ طریق نہ وطن دوستی کے موافق ہے اور نہ اسلام کے مطابق۔ ملک کا کوئی سچا بہی خواہ قوم کے اتحاد اور یکجہتی کو پارہ پارہ کرنے کا خیال بھی دل میں نہیں لائے گا۔ کیونکہ اتحاد اور یکجہتی ہی پاکستان کے بقاء و استحکام کے اصل ضامن ہیں۔ علاوہ ازیں ہم

ہم مذہب کے معاملات میں تشدد کی تعلیم دینا اسلام کے بھی سراسر منافی ہے۔ کیونکہ اسلام مذہبی اختلافات طے کرنے کے لئے ایک ہی ہتھیار استعمال کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ اور وہ دلائل و براہین کا ہتھیار ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم قادیانیوں کو دلائل سے سمجھائیں۔ کہ ختم نبوت کے متعلق ان کی پیش کردہ توجیہہ درست نہیں ہے۔ اور اس طرح انہیں اپنے مسلک پر لانے کی کوشش کریں۔

(روزنامہ سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور ۲ فروری ۱۹۵۳ء)

گورنر پنجاب کی پریس کانفرنس (بقیہ صفحہ اول)

اخبار نویسوں سے خطاب جاری رکھتے ہوئے آپ نے بتایا کہ پنجاب میں اس سے پہلے دیہی علاقوں میں گندم کی فراہمی کا کوئی انتظام نہیں تھا۔ لیکن حکومت نے اب اپنے انتظامات کو دیہی علاقوں تک وسیع کر دیا ہے۔ چنانچہ عنقریب بعض مزید علاقوں میں راشننگ اور فراہمی کا سلسلہ جاری ہونے کے بعد صوبے کی ۵۷ لاکھ آبادی کو جو مجموعی آبادی کا ۳۰ فیصدی بنتی ہے سستے داموں اناج میسر آنے لگے گا۔ فروری کے مہینے میں ڈیرہ غازیخاں، شیخوپورہ اور جھنگ کے اضلاع میں بھی فراہمی گندم اور سستے اناج کی دکانوں کا طریق رائج کر دیا جائے گا۔ اب صرف یہی تین ضلعے ایسے ہیں۔ جن کے شہر اور دیہی علاقے اس سہولت سے محروم ہیں۔ چنانچہ فروری کے آخر تک کوئی ضلع بھی ایسا نہ رہے گا۔ جس میں فراہمی گندم کے خاطر خواہ انتظام کے علاوہ سستے اناج کی دکانیں نہ کھل جائیں اب تک تقریباً ۱۳۰ قصبوں میں سستے اناج کی دکانیں قائم ہو چکی ہیں۔

خطاب جاری رکھتے ہوئے گورنر پنجاب نے بتایا کہ شہری اور دیہی علاقوں میں فراہمی گندم کے نسبتاً بہتر اور وسیع تر انتظامات کی وجہ سے صوبے بھر میں گیہوں کی قیمتوں میں پانچ روپے سے لے کر ۷ روپے تک فی من کمی ہوئی ہے۔ اور اب غیر راشن شدہ علاقوں میں گیہوں ۱۸ روپے سے لے کر ۲۵ روپے من تک دستیاب ہو رہی ہے۔ حکومت کو توقع ہے کہ آئندہ دو ماہ کے اندر اندر مزید غیر ملکی گیہوں آنے پر قیمتیں اور زیادہ گر جائیں گی آپ نے لوگوں سے پُر زور اپیل کی۔ کہ وہ ذخیرہ اندوزوں، چور بازاری کرنے والوں اور بد دیانت افسران کے متعلق حکومت کو اطلاعات فراہم کریں۔ تاکہ ایسے سماج دشمن عناصر کو کیفر کردار تک پہنچایا جا سکے۔ آپ نے اناج کی پیداوار بڑھانے میں بھی حکومت کے ساتھ پورا پورا تعاون کرنے پر زور دیا۔ نیز بتایا کہ شکایتوں پر فوری اور موثر کارروائی کرنے کے لئے ایک علیحدہ محکمہ قائم کیا گیا ہے۔ ایک سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا کہ اناج روک رکھنے کے الزام میں ۲۷۹ مقدمات رجسٹر کئے گئے ہیں۔ جن میں صوبائی اسمبلی کے بعض ارکان بھی شامل ہیں۔

وزیر اعلیٰ میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ نے جو کانفرنس میں موجود تھے اخبار نویسوں کو بتایا کہ آئندہ سال اناج کی کمی کا اندازہ ۶ لاکھ ٹن ہے۔ آپ نے حکومت کے بعض منصوبوں پر بھی روشنی ڈالی۔ جن کا مقصد زیادہ سے زیادہ بنجر زمینوں کو زیر کاشت لانا ہے۔

کوریا میں اشتراکیوں کے ساتھ

مزید جھڑپیں ہونے کا شدید خطرہ

لندن ۴ فروری۔ فارموسا کے متعلق صدر آئزن ہاور کے فیصلہ کے نتائج و عواقب کا تمام دارالحکومتوں میں گہرا مطالعہ کرنے کے بعد توقع ہے کہ اس ہفتے دولت مشترکہ کے باہمی مشوروں کے ذریعہ پاکستان اور بھارت کے رد عمل کا حتمی طور پر پتہ چل جائے گا۔ مشرق بعید میں اس نازک اور بحرانی صورت حال کے متعلق دارالعوام میں برطانوی وزیر خارجہ مسٹر انتھونی ایڈن اور دیگر پارلیمانی ارکان کے بیانات سے اس تشویش کا اظہار ہوتا ہے۔ کہ اشتراکی چین کی فوجوں کے ساتھ موجودہ کشمکش میں توسیع نہیں ہونی چاہیئے۔ جنگ کوریا کا متحارب فریق ہونے کے باعث چین کی موجودہ پوزیشن اکثر لوگوں کی رائے میں حالات پر بہت اہم اثرات کی حامل ہے۔ اور اقوام متحدہ کی طرف سے جنگ میں شریک دیگر اقوام کو اشتراکیوں کے ساتھ مزید جھڑپیں ہونے کا شدید خطرہ ہے۔ اس سلسلے میں صدر آئزن ہاور کی اس تجویز کو مشروط تصور کیا جا رہا ہے۔ کہ امریکہ کا ساتواں بیڑہ چینی نیشنلسٹوں کی طرف سے فارموسا کے دفاع کا کام ترک نہیں کرے گا۔ مگر مقامی مبصرین اسی میں غیر جانبداری کا خطرہ دیکھ رہے ہیں۔ مختلف اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ چیانگ کائی شک کی فوجیں کچھ عرصہ تک مزید امریکی امداد کے بغیر یہ پوزیشن اختیار نہیں کر سکیں گی۔ کہ کمیونسٹوں کے خلاف ان کارروائیوں سے زیادہ کچھ کر سکیں۔ جن میں وہ اس وقت مصروف ہیں۔ جس امریکی امداد کا ان سے وعدہ کیا جا چکا ہے۔ وہ مزید کارروائی کے لئے کافی نہیں ہے۔